مِعراف

[1]

تحقیق، روایت اور تجدیدِ فکر

علم کی دنیا میں کوئی روایت اسی وقت تک زندہ رہ سکتی ہے جب تک اس کے اندر اپنے آپ کو از سرِ نو دریافت کرنے کی صلاحیت باقی رہے۔ جو روایت اپنے ماضی پر قناعت کر لیتی ہے، وہ رفتہ رفتہ تاریخ کا حصہ بن جاتی ہے اور جو اپنے ماضی سے بے نیاز ہو جاتی ہے، وہ اپنی بنیادوں سے محروم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسلامی علمی روایت کی امتیازی خصوصیت یہ رہی ہے کہ اس نے ان دونوں انتہاؤں سے ہمیشہ اجتناب کیا ہے۔ اس نے اپنے علمی سرمایے کی حفاظت بھی کی ہے اور ہر عہد کے نئے مسائل اور نئے سوالات کا سامنا بھی کیا ہے۔ اسی توازن نے اسے صدیوں تک زندگی، وسعت اور اثر بخشی عطا کی۔

اسلامی علوم کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ ہمارے محدثین، مفسرین، فقہا اور متکلمین نے محض اپنے اسلاف کے اقوال نقل نہیں کیے بل کہ ان کی روشنی میں اپنے عہد کے علمی مسائل کا جائزہ بھی لیا اور جہاں ضرورت محسوس کی، وہاں اجتہاد سے بھی کام لیا۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جس نے ایک جانب روایت کو جمود سے محفوظ رکھا اور دوسری طرف تحقیق کو بے مہار تجدد کا شکار ہونے سے بچایا۔ تحقیق، روایت اور تجدیدِ فکر، یہ تینوں درحقیقت ایک ہی علمی عمل کے مختلف پہلو ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو علمی توازن بھی متاثر ہو جاتا ہے۔

آج جامعات میں تحقیقی سرگرمیوں کا دائرہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ وسیع ہے؛ یہ ایک خوش آیند صورتِ حال ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ تحقیق کا مقصد صرف مقالات میں بے مقصد اضافہ یا سابقہ مباحث کی تکرار نہیں ہونا چاہیے۔ ہر سنجیدہ تحقیق اپنے اندر ایک سوال رکھتی ہے اور ہر اہم سوال علم میں کسی نہ کسی اضافے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس لیے تحقیق کی اصل قدر اس سے متعین ہوتی ہے کہ وہ کسی مسئلے کو کس زاویے سے دیکھتی ہے، کسی معروف بحث میں کیا نیا پہلو سامنے لاتی ہے، یا اپنے عہد کے کس فکری یا عملی مسئلے کو علمی تحقیق کا موضوع بناتی ہے۔

اسی بنا پر معارفِ اسلامی اپنے اہلِ قلم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی تحقیقات میں اسلامی تراث کے اُن گوشوں کی طرف بھی توجہ دیں جو ابھی مزید تحقیق کے متقاضی ہیں، قدیم مباحث کو نئے علمی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کریں اور عصرِ حاضر میں پیدا ہونے والے فکری، تہذیبی، سماجی اور عملی مسائل کو بھی تحقیقی مطالعے کا موضوع بنائیں۔ تحقیقی عمل کا مقصد محض یہ نہیں

ہونا چاہیے کہ روایت کو نئے سانچوں میں ڈھال کر پیش کر دیا جائے بل کہ اصل مقصود یہ ہے کہ اس کے اندر موجود ہدایت اور بصیرت کو ان سوالات کی روشنی میں دریافت کیا جائے جو ہر دور اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔

معارفِ اسلامی ہر اس علمی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا جو تحقیق کے مسلمہ اصولوں کی پابندی کے ساتھ علم میں کسی نئے پہلو کا اضافہ کرے، اسلامی علمی روایت کے کسی کم توجہ یافتہ گوشے کو نمایاں کرے، یا معاصر فکری مباحث میں کوئی سنجیدہ اور متوازن حصہ ڈالے۔ ہمارا یقین ہے کہ تحقیق کی حقیقی خدمت اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ روایت سے اپنا رشتہ بھی استوار رکھے اور تجدیدِ فکر کے دروازے بھی وا رکھے۔ یہی وہ توازن ہے جس نے ہماری علمی روایت کو ماضی میں بھی زندہ رکھا اور یہی اس کے مستقبل کی ضمانت بھی ہے۔

[2]

معارفِ اسلامی کا اجرا کلیہ عربی و علومِ اسلامیہ کے زیرِ اہتمام جنوری 2002ء میں ہوا تھا، اس اعتبار سے معارفِ اسلامی اپنی اشاعت کے پچیسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اس طویل تحقیقی سفر میں بہت سے حسین پڑاؤ آتے رہے ہیں، جنھوں نے اپنے حسن و خوبی سے کئی علمی و تحقیقی جہات کو منور کیا ہے اور یقیناً بہت سے روشن پڑاؤ ابھی راہ میں ہیں۔ اس موقع پر ہم معارفِ اسلامی کی ادارتی ٹیم، سبھی مدیران و معاونین، مقالات کی جانچ کرنے والے اپنے سبھی ماہرین اور رؤسائے کلیہ و جامعہ کے شکر گزار ہیں جو کسی بھی طرح اس تحقیقی سفر میں شامل رہے اور اسے حسین بنانے کی مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں۔ ہم اپنے مقالہ نگاران اور قارئین کے بھی شکر گزار ہیں جو اپنے قیمتی مقالات ارسال کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ معارفِ اسلامی علومِ اسلامیہ سے شغف رکھنے والے سبھی محققین کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اس کا موضوعاتی تنوع علومِ اسلامیہ کے سبھی اہم شعبہ جات تک پھیلا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معارفِ اسلامی کے ہر شمارے میں علومِ اسلامیہ کے سبھی گوشوں سے متعلق مواد موجود ہوتا ہے۔ موجودہ شمارہ جنوری تا جون 2026 آپ کے سامنے ہے۔ ہمیں اس شمارے کے لیے بہت سے مقالات موصول ہوئے، جن میں سے منتخب مقالات شائع کیے جا رہے ہیں۔ شامل مقالات کی فہرست درج ذیل ہے:

- تقلیدِ شخصی: اسباب، اختلاف اور راہِ اعتدال کا تعین
- سرقہ و قطعِ ید کیس کے فیصلہ میں وفاقی شرعی عدالت کے دلائل کا تجزیاتی مطالعہ
- قتل بنو قریظہ! ابن اسحاق کی روایت پر تنقید کا تحلیلی جائزہ
- چیونٹی کی زندگی: قرآن، حدیث اور جدید سائنس کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ
- مسلمان خواتین کی فطری ذمہ داریوں پر فیمنسٹ تھیولوجسٹ آمنہ ودود کے اشکالات کا نصوص شرعیہ کی روشنی میں تنقیدی جائزہ
- قواعدِ شریعت، الیکٹرانک معاہدات قبولیت، مجلس عقد اور گواہی کے معاصر اطلاقات
- تاریخی مرویات میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا پر تہمت: اصول روایت و درایت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

- [سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اشغالِ صوفیہ کی ہمہ گیر تشکیل کا تجزیاتی مطالعہ]
- [علامہ ابن حجر پر علامہ سعیدی کے استدراکات: کتاب التفسیر کا اختصاصی مطالعہ]
- [اقتصادی استحکام اور غربت کے خاتمے میں زکوۃ کا کردار: شرعی بنیادیں اور معاصر ضروریات]

- Democracy in Conceptual Crisis: A Genealogical Study of a Definitional Failure
- The Re-Mapping the Self: An Islamic Conceptualization of Self-Awareness as the Foundation of Emotional Intelligence
- A Review of Uṣūliyyīn' s Legal Theory on Interpretation of Hukm-e Shariah

امید ہے کہ قارئین کے لیے یہ شمارہ مفیدِ مطلب ثابت ہو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے علومِ اسلامیہ کے طالب علموں کے لیے سود مند بنائے۔

المنۃللہ ولرسولہ

مدیران